حلمِ مصطفیٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا
سنتوں بھرا بیان



اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحٰبِکَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الاِعْتِکَاف (ترجَمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مَسجِد میں داخِل ہوں، یاد آنے پر نفلی اعتِکاف کی نیّت فرمالیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اعتکاف کا ثواب حاصل ہوتا رہے گا اور ضِمناً مسجد میں کھانا، پینا، سونا بھی جائز ہو جائے گا۔

دُرُوْدِ پاک کی فضیلت:

اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غُیُوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ارشادِ مُشکبار ہے: "جس نے مجھ پر سو (100) مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھا، اللہ تعالٰی اُس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھ دیتا ہے کہ یہ نِفاق اور جہنّم کی آگ سے آزاد ہے اور اُسے بروزِ قیامت شُہداء کے ساتھ رکھے گا۔"

(مَجْمَعُ الزَّوَائِد، ج ۱۰، ص ۲۵۳، حدیث ۱۷۲۹۸)

باغِ جنّت میں محمد مُسکراتے جائیں گے
پھول رَحمت کے جھڑیں گے ہم اُٹھاتے جائیں گے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "**نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ**" مُسلمان کی نِیّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔ (اَلْمُعْجَمُ الکبیر لِلطّبرانی ج ۶ ص ۱۸۵ حدیث ۵۹۴۲)

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں ملتا۔

(۲) جتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں:

نگاہیں نیچی کیے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا ❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لیے جگہ کُشادہ کروں گا ❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گھورنے، جِھڑکنے اوراُلجھنے سے بچوں گا ❀ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوااللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا ❀ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بَیان کرنے کی نیّتیں:

میں بھی نِیَّت کرتا ہوں ❀ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضَا پانے اور ثواب کمانے کے لئے بَیان کروں گا ❀ دیکھ کر بَیان کروں گا ❀ پارہ 14، سُوْرَۃُ النَّحل ،آیت 125: **اُدْعُ اِلٰى سَبِیْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَ الْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ** (تَرجَمۂ کنز الایمان: اپنے رَبّ کی راہ کی طرف بُلاؤ پکّی تدبیر اور اَچّھی نصیحت سے) اور بُخاری شریف (حدیث 4361) میں وارِد اِس فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ: **بَلِّغُوْا عَنِّیْ وَ لَوْ اٰیَۃً**۔ یعنی ''پہنچادو میری طرف سے اگرچِہ ایک ہی آیت ہو'' میں دیئے ہوئے اَحکام کی پَیْروی کروں گا ❀ نیکی کا حکم دوں گا اور بُرائی سے مَنْع کروں گا ❀ اَشْعار پڑھتے نیز عَرَبی، اَنگریزی اور مُشْکِل اَلفاظ بولتے وَقْت دل کے اِخْلاص پر تَوَجُّہ رکھوں گا یعنی اپنی عِلْمِیَّت کی دھاک بِٹھانی مَقْصُود ہوئی تو بولنے سے بچوں گا ❀ مَدَنی قافلے، مَدَنی انعامات، نیز عَلاقائی دَوْرَہ، برائے نیکی کی دعوت وغیرہ کی رَغْبَت دِلاؤں گا ❀ قَہقَہہ لگانے اور لگوانے سے بچوں گا ❀ نظر کی حِفَاظَت کا ذِہْن بنانے کی خاطِر حَتَّی الْاِمْکان نگاہیں نیچی رکھوں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہم میں سے ہر ایک دُنیا و آخِرت کی بھلائی اور کامیابی کا خواہش مند ہے۔ اس کے لئے ہمیں ہر مُعاملے میں اپنے پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی اِطاعت و پیروی کرنی ہو گی، کیونکہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے اَقْوال و اَفْعال، اَخْلاق وعادات اور تمام صِفات ہمارے لئے باعثِ نَجات ہیں۔ آج ہم حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی ایک پاکیزہ صِفَت "حِلْم" کے بارے میں سُنیں گے، "حلم کسے کہتے ہیں؟ اس کی تعریف کیا ہے؟ اس کی کیا اہمیّت ہے؟" یہ بھی سُنیں گے، آیئے! سب سے پہلے حِلْمِ مُصْطَفٰے سے مُتَعَلِّق ایک ایمان اَفْروز حِکایت سُنْتے ہیں:

ایک اعرابی کا واقعہ:

اُمُّ الْمُؤمنین، حضرتِ سَیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے رِوایَت ہے کہ ایک بار نبیِّ پاک، صاحبِ لَولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے کسی اَعرابی سے ایک وَسْق (چھ مَنْ تیس (30) سیر کھجوروں) کے بدلے میں ایک اُونٹ خریدا۔ کھجور دینے کیلئے کاشانۂ اَقْدس پر آکر جب کھجوریں تلاش کیں تو نہ ملیں۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اس اَعْرابی کے پاس واپس گئے اور اِرْشاد فرمایا: عبدُ اللہ! ہم نے تجھ سے ایک وَسْق کھجوروں کے بدلے اُونٹ خریدا تھا، مگر تلاش کے باوُجُود ہمیں کھجوریں نہیں مل سکیں۔ یہ سُنْتے ہی وہ اَعْرابی زور زور سے چِلّانے لگا: ہائے دھوکہ! ہائے دھوکہ! شمعِ رِسالت کے پروانے، صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے جب یہ ماجرا دیکھا تو اَعْرابی کو مارنے کے لیے دوڑے اور اس سے کہا: تُو رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے بارے میں ایسی بات کرتا ہے؟ نبیِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اِرْشاد فرمایا: اسے چھوڑ دو! کیونکہ حق دار کو گُفتگو کا حق حاصل ہوتا ہے۔ نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے دو(2) تین(3) مرتبہ اس طرح فرمایا، لیکن سمجھانے کے باوُجُود جب وہ نہ مانا تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ایک صَحابی کو حکم دیا کہ خولہ بنتِ حکیم کے پاس جاکر ان سے کہو کہ اگر آپ کے پاس کھجوروں کا ایک وَسْق ہے تو ہمیں دے دیں! اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہم واپس کر دیں گے، وہ صَحابی حضرت خَولہ بنتِ حکیم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے پاس گئے اور ان سے کہا کہ رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا ہے کہ اگر آپ کے پاس ایک وَسْق کھجوریں

مَوْجُود ہیں تو دے دیں،اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کو واپس مل جائیں گی۔تو انہوں نے کہا میرے پاس کھجوریں مَوْجُود ہیں، آپ لینے کیلئے کسی کو بھیج دیجئے۔ سرکارِ دو عالم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا:اس اَعرابی کو لے جاؤ اور جتنی کھجوریں اس کی بنتی ہیں دے دو!وہ اَعرابی جب کھجوریں لے کر واپس آیا تو نبیِ پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ صحابہ ٔکرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے درمیان جلوہ گر تھے۔اس نے عرض کی:**جَزَاكَ اللهُ خَيْرًا**!،(اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کو جزائے خَیْر دے)آپ نے پُورا حصّہ بڑے عُمدہ طریقے سے عطا فرمادیا۔ نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اِرْشاد فرمایا: لوگوں میں سے بہترین وہ ہیں جو عُمدہ طریقے سے پُورا حصّہ دیتے ہیں۔(سبل الہدی والرشاد:۷/۲۰)

خُلقِ عظیم سے مجھے حصہ عطا کرو!
بے جا ہنسی کی خصلتِ بد کو نکال دو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

تجارت میں دِیانت اَپنایئے!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے!سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کس قدر عَفْو و دَرْ گُزر فرمانے والے اور نہایت شفیق وبُردبار تھے۔سب کے سامنے سودے سے انکار کرنے کا اِلْزام لگانے والے کو بدلہ لینے کی طاقت وقُدرت کے باوُجود مُعاف فرما کر حُسنِ اَخلاق کا مُظاہَرہ فرمایا۔اس رِوایت سے ہمیں بھی یہ دَرْس ملا کہ دَورانِ تجارت خرید وفروخت کرتے وَقْت حِلْم، برداشت، سچائی اور دِیانت داری سے کام لینا چاہیے۔سودا بیچنے والے یا خریدنے والے سے کوئی بھی اگر تکلیف دہ بات کرے تو آخِرت کے لیے نیکیوں کا ذَخیرہ(جمع) کرتے ہوئے صَبْر کے گھونٹ پی لینا چاہئے۔ جوابی کاروائی کرنا، لڑائی جھگڑے کو بڑھانے کے ساتھ ساتھ آپس میں نَفْرتوں کا سبب بھی بن سکتا ہے۔بدکلامی، دل آزاری اور اِلْزام تَراشی والے جُملے کہنے کی صُورت میں کبیرہ گُناہوں میں جا پڑنے کا بھی اندیشہ ہے۔لہٰذا ہم میں سے ہر ایک کو چاہیے کہ ایسے مَواقع پر غُصّے میں آنے، شُعلے اُگلتی نگاہوں سے دوسروں کو ڈرانے اور بات کا بتنگڑ بنانے کے بجائے صَبْر کا مُظاہَرہ کرتے ہوئے خُود بھی گُناہوں سے

بچنا ہو گا اور دوسروں کو بھی بچانے کی کوشش کرنی ہو گی اور ہر ایک سے حُسنِ اَخلاق سے پیش آنا چاہئے کہ اس کی بڑی برکتیں ہیں۔

حضرتِ سَیِّدُنا ابُو ثَعلَبَہ خُشَنِی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ نبیِ کریم، رءوف رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: بیشک تم میں سے مجھے سب سے زِیادہ محبوب اور آخرت میں میرے سب سے زِیادہ قریب وہ شخص ہو گا، جو تم میں بہترین اَخلاق والا ہو گا اور تم میں سے مجھے سب سے زِیادہ ناپسند اور آخرت میں مجھ سے زِیادہ دُور وہ شخص ہو گا، جو تم میں بَدترین اَخلاق والا ہو گا۔"

(المسند للامام احمد بن حنبل، رقم ۱۷۷۴۷، ج ۶، ص ۲۲۰)

حضرتِ سَیِّدُنا ابُو ہُرَیرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ رسولِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا کہ "میرے نزدیک تم میں سب سے زِیادہ پسندیدہ لوگ وہ ہیں، جو تم میں بہترین اَخلاق والے، نَرم دِل، لوگوں سے مَحبَّت کرنے والے ہیں اور جن سے لوگ مَحبَّت کرتے ہوں گے اور تم میں میرے سب سے زِیادہ ناپسندیدہ لوگ وہ چُغل خور ہیں، جو دوستوں کے دَرمیان تَفرِقَہ ڈالیں اور پاک دامن لوگوں میں عیب ڈھونڈیں۔" (مجمع الزوائد، کتاب الادب، باب ماجاء فی حسن الخلق، رقم ۱۲۶۶۸، ج ۸، ص ۴۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

حُسنِ اَخلاق کی علامات:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ حُسنِ اَخلاق اپنانے کی کیسی برکتیں ہیں کہ ایسا شخص دُنیا و آخرت میں کامیاب ہوتا ہے، جبکہ بدتمیزی اور بداخلاقی کا مُظاہَرہ کرنے والے کو کوئی پسند نہیں کرتا، دُنیا میں بھی لوگ اُسے بُرا سمجھتے ہیں اور آخرت میں بھی ذِلّت و رُسوائی اس کا مُقَدَّر بن سکتی ہے۔ امام غزالی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حُسنِ اَخلاق کی علامات کو نَقْل کرتے ہوئے فرماتے ہیں: حُسنِ اَخلاق کا پیکر وہ ہے، جو زِیادہ حَیا والا، کسی کو اَذِیَّت نہ دینے والا، نیک اَعمال بَجالانے والا، سچ بولنے والا، کم گو (کم گُفتگو کرنے

والا)، زِیادہ عمل کا عادی، لَغزِشوں سے حتَّی الْاِمکان بچنے اور فُضول گُفتگو سے پرہیز کرنے والا ہو، نیک، پُروقار، صابِر، رِضائے الٰہی پر راضی، شُکر گُزار، بُردبار، نَرم طبیعت، پاکدامن اور شفیق ہو، لعنت کرنے والا، گالیاں دینے والا، غیبت کرنے والا، جلد باز، کینہ پَرْوَر، بَخِیل اور حاسد نہ ہو بلکہ ہَشّاش بَشّاش رہتا ہو، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خاطر مَحَبَّت اور بُغْض رکھنے والا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خاطر ہی کسی سے راضی اور ناراض ہونے والا ہو۔ (احیاء العلوم، ج۳، ص۸۶) لہٰذا ہمیں خُود بھی بُرے افعال اور بُرے اخلاق سے بچنا چاہیے اوراپنے مسلمان بھائیوں کی خیر خواہی کرتے ہوئے انہیں بھی اچھے اخلاق اور عُمدہ صِفات اپنانے کی ترغیب دیتے رہنا چاہیے۔ حُسنِ اخلاق کے فضائل وبرکات کے بارے میں مزید جاننے کے لئے دعوتِ اسلامی کے اِشاعَتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مَطبُوعہ 99 صَفحات پر مُشتَمِل کِتاب بَنام **"حُسنِ اخلاق"** کا مُطالَعہ بے حد مُفِید ہے۔ اس کتاب کے مُطالَعہ کی برکت سے حُسنِ اَخلاق کے رنگ برنگے، مہکتے مہکتے مدنی پھول چُننے کی سعادت حاصل ہوگی۔ اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ، دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے اِس کتاب کو رِیڈ (یعنی پڑھا) بھی جا سکتا ہے، ڈاؤن لوڈ (Download) اور پرنٹ آؤٹ (Print Out) بھی کِیا جاسکتا ہے۔

اس کو مولیٰ تُو گناہوں سے بچانا ہر گھڑی
اس کو بااَخلاق با کِردار نیک انساں بنا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اَخْلاقِ حَسنہ کی ان عظیم بُلندیوں پر فائز ہیں کہ خُود اللہ عَزَّوَجَلَّ نے قرآنِ کریم میں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے حُسنِ اَخلاق سے مُتعلِّق اِرْشاد فرمایا:

وَ اِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِیْمٍ ۝۴ تَرجَمۂ کنزالایمان: اور بیشک تمہاری خُوبُو بڑی

شان کی ہے۔ (پارہ: ۲۹، القلم: ۴)

تاجدارِ کائنات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: **بُعِثْتُ لِاُتَمِّمَ مَکَارِمَ الْاَخْلَاق**، یعنی مجھے اچھے اَخْلاق کی تکمیل کے لیے مَبعُوث کیا گیا ہے۔ (نوادر الاصول للحکیم الترمذی، ۲/ ۱۱۰۷، حدیث: ۱۴۲۵) تو جن کی **بِعْثَت** (بھیجنے) کا مَقْصد ہی اچھے اَخْلاق سکھانا ہو، تو خُود ان کے اَخْلاقِ عظیمہ کا عالَم کیا ہو گا۔

حِلْم کی تعریف اور اس کی اَہمیّت:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پاکیزہ اَوْصاف میں سے ایک پیاری صِفَت **"حلم"** بھی ہے۔ حلم کا معنیٰ ہے: اپنی طبیعت سے غُصّے کو ضبط کرنا۔ (حاشیہ سیرتِ رسولِ عربی: ۲۹۳) یعنی غُصّہ آئے تو اسے پی جانا حلم کہلاتا ہے۔ یاد رکھئے! غُصّہ اِنْسانی فطرت میں شامل ہے، یہ ایک غَیْرِ اِخْتیاری اَمر ہے، اس میں ہمارا کوئی قُصُور نہیں۔ لیکن غُصّے سے بے قابُو ہو جانا بُرا فعل ہے۔ لہٰذا جب بھی غُصّہ آئے تو حلم کا مُظاہرہ کرتے ہوئے اسے دَبانے کی کوشش کرنی چاہیے۔ غُصّہ پینے اور بُردباری اِخْتیار کرنے کے بے شُمار فضائل ہیں۔ اس ضِمْن میں دو(2) فرامینِ مُصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سُنئے۔

(1) تم میں سب سے زِیادہ طاقتور وہ ہے، جو غُصّہ کے وَقْت خُود پر قابُو پالے اور سب سے زِیادہ بُردبار وہ ہے جو طاقت کے باوُجُود مُعاف کر دے۔ (کنز العمال، کتاب الاخلاق، الباب الثانی فی الاخلاق والافعال المذمومۃ، ۳/ ۲۰۷، حدیث: ۷۶۹۴)

(2) اللہ عَزَّ وَجَلَّ کے ہاں عزّت و بُزرگی چاہو۔" صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عرض کی: "وہ کیسے؟" اِرشاد فرمایا: "جو تم سے قَطع تعلُّق کرے، اس سے صِلَہ رِحْمی کرو، جو تمہیں محروم کرے، اسے عَطا کرو اور جو تم سے جَہالت سے پیش آئے، تم اس کے ساتھ بُردباری اِخْتیار کرو۔"

(موسوعۃ الامام ابن ابی الدنیا، کتاب الحلم، ۲/ ۲۲، حدیث: ۴)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ احادیثِ مُبارکہ میں حِلم اور بُردباری اِختیار کرنے کی کس قدر ترغیب دِلائی گئی ہے۔ ہمیں چاہیے کہ ہم بھی اس اچھی صِفَت کو اپنانے کی کوشش کریں، اِبتدا میں اگرچہ مُشکل ضَرور ہوگی، لیکن سچی لگن اور کوشش سے تمام کام آسان ہوجاتے ہیں جیسا کہ فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہے: **علم سیکھنے سے آتا ہے، تَحَمُّل مِزاجی بتکلُّف برداشت کرنے سے پیدا ہوتی ہے اور جو بَھلائی حاصل کرنے کی کوشش کرے، اسے بھلائی دی جاتی ہے اور جو شَر سے بچنا چاہتا ہے، اُسے بچایا جاتا ہے۔** (تاریخ مدینہ دمشق،۱۸/ ۹۹)

اس حدیثِ پاک کے اس حصے "تَحَمُّل مِزاجی بتکلُّف برداشت کرنے سے پیدا ہوتی ہے" پر غور فرمایئے اور نیت کیجئے کہ ہم بھی اپنے اندر برداشت کی صفت پیدا کرنے کی کوشش کریں گے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

تاجدارِ حرم، نبیِّ مکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ حِلم وبُردباری اور نَرم دِلی میں اپنی مثال آپ ہیں۔ رَبُّ الْعٰلَمِیْن عَزَّوَجَلَّ آپ کی نَرم دِلی کی تعریف کرتے ہوئے پارہ 4 سُورہ آلِ عمران کی آیت 159 میں اِرشاد فرماتا ہے:

فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ ۚ وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيْظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِكَ ۠

(پارہ:۴،آل عمران: ۱۵۹)

تَرجَمۂ کنزالایمان: تو کیسی کچھ اللہ کی مہربانی ہے کہ اے محبوب تم ان کے لئے نرم دل ہوئے اور اگر تند مزاج سخت دل ہوتے تو وہ ضرور تمہارے گرد سے پریشان ہوجاتے

حضرتِ سَیِّدُنا عبدُاللہ بن عَمْرو رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں: میں نے رَسُولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی صِفات کو پہلی کتابوں میں دیکھا ہے، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نہ تو تنگ مِزاج ہیں اور

نہ ہی سخت دل، نہ بازاروں میں شور کرنے والے اور نہ ہی بُرائی کا بدلہ بُرائی سے دینے والے ہیں، بلکہ مُعاف کرنے والے اور دَرْ گُزر فرمانے والے ہیں۔ (تفسیر ابنِ کثیر: ۲/۱۳۰)

حلمِ مُصْطَفٰے کا ایک بہترین واقعہ:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نبیِ رَحمت، شفیعِ اُمّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ حِلم وعَفْو یعنی اَذِیَّت برداشت کرتے ہوئے مُجرموں کو قُدرت کے باوُجود بغیر اِنتقام کے چھوڑ دینے اور مُعاف کر دینے والی عادتِ مُبارَکہ کے وہ عظیم شاہکار تھے کہ جس کی مثال ساری دُنیا میں نہیں ملتی۔ چُنانچہ جب آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے دعوتِ اسلام کیلئے "طائف" کا سفر فرمایا تو حضرت سَیِّدُنا زید بن حارثہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ بھی آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے ہمراہ تھے۔ طائف میں بڑے بڑے اُمَراء اور مالدار لوگ رہتے تھے۔ اِن رئیسوں میں "عَمْرو" کا خاندان تمام قبائل کا سردار شُمار کیا جاتا تھا۔ یہ لوگ تین (3) بھائی تھے۔ عبدیالیل۔ مسعود۔ حبیب۔ حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ان تینوں کے پاس تشریف لے گئے اور اِسلام کی دعوت دی۔ ان تینوں نے اسلام قبول نہیں کیا بلکہ اِنتہائی بیہودہ اور گُستاخانہ جواب دیا۔ ان بَدنصیبوں نے اسی پر بس نہیں کیا بلکہ طائف کے شریروں کو حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے ساتھ بُرا سُلُوک کرنے پر اُبھارا۔ چُنانچہ ان شریروں نے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر ہر طرف سے حملہ کر دیا اور آپ پر پتھر برسانے لگے، یہاں تک کہ آپ کا جسمِ نازنین زخموں سے لہولہان ہو گیا۔ نَعْلَینِ مُبارک خُون سے بھر گئیں۔ جب آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ زخموں سے بے تاب ہو کر بیٹھ جاتے تو یہ ظالِم اِنتہائی بے دَرْدی کے ساتھ آپ کا بازو پکڑ کر اُٹھاتے اور جب آپ چلنے لگتے تو پھر آپ پر پتھروں کی بارش کرتے اور ساتھ ساتھ طَعْنہ زَنی کرتے، گالیاں دیتے، تالیاں بجاتے، ہنسی اُڑاتے۔

حضرت زید بن حارثہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ دوڑ دوڑ کر حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر آنے والے

پتھروں کو اپنے بدن پر لیتے تھے اور حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو بچاتے تھے، یہاں تک کہ وہ بھی خُون میں نہاگئے اور زَخْموں سے نڈھال ہوگئے۔ یہاں تک کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے انگور کے ایک باغ میں پناہ لی۔ (المواہب اللدنیہ، ھجرتہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم، ج۱، ص۱۳۷، ۱۳۶)

حق کی راہ میں پتھر کھائے خوں میں نہائے طائف میں
دِین کا کتنی محنت سے کام آپ نے اے سلطان کیا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

جنگ اُحد سے بھی سخت دن

اس سفر کے طویل عرصے بعد ایک مرتبہ اُمُّ الْمُؤمِنِیْن حضرت سَیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے حُضُورِ اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے دریافت کیا کہ یا رَسُولَ اللہ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کیا جنگِ اُحد کے دن سے بھی زیادہ سخت کوئی دن آپ پر گزرا ہے؟ تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا کہ ہاں اے عائشہ! رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا! وہ دن میرے لئے جنگِ اُحد کے دن سے بھی زیادہ سخت تھا، جب میں نے طائف میں وہاں کے ایک سردار "اِبْنِ عَبْدِ یَالِیْل" کو اسلام کی دعوت دی۔ اس نے دعوتِ اسلام کو حقارت کے ساتھ ٹھکرا دیا اور اہلِ طائف نے مجھ پر پتھراؤ کیا۔ میں اس رنج و غم میں سر جھکائے چلتا رہا، یہاں تک کہ مقام "قَرْنُ الثَّعالِب" میں پہنچ کر میرے ہوش و حواس بجا ہوئے۔ وہاں پہنچ کر جب میں نے سر اٹھایا تو کیا دیکھتا ہوں کہ ایک بدلی مجھ پر سایہ کئے ہوئے ہے، اس بادل میں سے حضرت جبریل عَلَیْہِ السَّلام نے مجھے آواز دی اور کہا کہ اللہ تَعَالٰی نے آپ کی قوم کا قول اور ان کا جواب سن لیا اور اب آپ کی خدمت میں پہاڑوں کا فرشتہ حاضر ہے تاکہ وہ آپ کے حکم کی تعمیل کرے۔ حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا بیان ہے کہ پہاڑوں کا فرشتہ مجھے سلام کرکے عرض کرنے لگا کہ اے محمد! (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) اگر آپ چاہتے ہیں کہ میں "اَخْشَبَیْن" (ابُو قُبَیْس

اور قُعَیْقِعان) دونوں پہاڑوں کو ان کفار پر اُلٹ دُوں تو میں اُلٹ دیتا ہوں۔ یہ سن کر حضور رحمتِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے جواب دیا کہ نہیں، بلکہ میں امید کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان کی نسلوں سے اپنے ایسے بندوں کو پیدا فرمائے گا، جو صرف اللہ تعالیٰ کی ہی عبادت کریں گے اور شرک نہیں کریں گے۔ (صحیح البخاری، کتاب بدء الخلق، باب اذا قال احدکم اٰمین...الخ، الحدیث: ۳۲۳۱، ج ۲، ص ۳۸۶)

جاؤ! تم سب آزاد ہو

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے اتنا بُرا سلوک کرنے کے باوجود، سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے نہ تو ان سے بدلہ لیا اور نہ ہی بددُعا کی۔ یُوں تو حُضُور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی پُوری حیاتِ طیّبہ اسی طرح حِلْم وکرم کے عظیمُ الشّان واقعات سے سَجی ہوئی ہے۔ مگر فتحِ مکہ کے موقع پر جس کمالِ حلم وشَفْقت کا مُظاہَرہ فرمایا، اس کی مثال ملنا ناممکن ہے۔ منقول ہے کہ جس دن مکہ فتح ہوا اور کُفْر و شیطان اپنے چیلوں سمیت ذَلیل ورُسوا ہوئے، تب حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اَہلِ مکہ سے دَرْیافت فرمایا: اے قُریش! تمہارا کیا خیال ہے، میں تم سے کیسا سُلُوک کرنے والا ہوں؟ اُنہوں نے عرض کی: **نَظُنُّ خَیْرًا**، یعنی ہم حُضُور سے خیر ہی کی تَوَقُّع رکھتے ہیں، **نَبِیٌّ کَرِیْمٌ وَ اَخٌ کَرِیْمٌ وَ ابْنُ اَخٍ کَرِیْمٍ وَقَدْ قُدِرْتَ**، کیونکہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کریم نبی ہیں، کَرِیْمُ النَّفْس بھائی ہیں اور ہمارے کریم ومہربان بھائی کے فرزند ہیں اور اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کو ہم پر قُدرت عطا فرمائی ہے، تو رحمتِ عالم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اِرْشاد فرمایا: آج میں تمہیں وہی بات کہتا ہوں، جو میرے بھائی یُوسف نے اپنے بھائیوں کے بارے میں کہی تھی (پھر سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے یہ آیتِ مُبارکہ تلاوت فرمائی) **لَا تَثْرِیْبَ عَلَیْكُمُ الْیَوْمَؕ یَغْفِرُ اللّٰهُ لَكُمْ٘ وَ هُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ ﴿۹۲﴾** (تَرْجَمۂ کنزالایمان: آج تم پر کچھ ملامت نہیں اللہ تمہیں مُعاف کرے اور وہ سب مہربانوں سے بڑھ کر مہربان ہے۔ (پ۱۳، یوسف ۹۲)) (اور فرمایا:) جاؤ تم سب آزاد ہو۔ (سبل الھدی والرشاد، ۵/ ۲۴۲)

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّ وَجَلَّ! کیا شان ہے ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی! کہ جن لوگوں نے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم پر ظُلم و سِتَم کے پہاڑ توڑے، تبلیغِ دِین کے وَقْت طرح طرح سے سَتایا، حتّٰی کہ آبائی وطن چھوڑنے پر مجبور کیا، اسی پر بس نہ کی بلکہ ہجرت کے بعد بھی چین سے نہ رہنے دیا اور فتحِ مکہ کے دن جب رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور آپ کے جانثار ان پر غالب آگئے، تو ان سے بدلہ لینے کے بجائے نبیِّ رحمت، شفیعِ اُمَّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے کمالِ حلم و شفقت فرماتے ہوئے مُعاف کر دیا۔

جان کے دشمن خون کے پیاسوں کو بھی شَہرِ مکہ میں
عام معافی تم نے عطا کی کتنا بڑا احسان کیا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

حلمِ مصطفےٰ کے چند واقعات!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمارا مُعاملہ تو یہ ہے کہ آپس کے چھوٹے چھوٹے اِختلافات کو زِندگی بھر کا مسئلہ بنائے رکھتے ہیں اور صُلح کی کوئی گنجائش بھی نہیں چھوڑتے۔ ہمارے آقا، مکی مَدَنی مُصطفےٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا معمول تھا کہ وہ کبھی اپنی ذات کے لیے اِنتِقام نہ لیتے تھے۔ آیئے! اپنے کردار کو سُنَّتِ نَبَوی کا آئینہ دار بنانے کیلئے حُضُور نبیِّ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے حِلم و کَرَم سے مُتَعَلِّق چار(4) واقعات سُنتے ہیں۔ چنانچہ

1. ایک سَفَر میں نَبیِّ مُعَظَّم، رَسُولِ مُحتَرَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم آرام فرمارہے تھے کہ غَوْرَث بن حارِث نے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو شہید کرنے کے اِرادے سے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی تلوار لے کر نیام سے کھینچ لی، جب سرکارِ نامدار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نیند سے بیدار

ہوئے تو غَورَث کہنے لگا: اے محمد (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) اب آپ (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کو مجھ سے کون بچا سکتا ہے ؟ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرْشاد فرمایا: اللہ۔ نُبوَّت کی ہَیبت سے تلوار اُس کے ہاتھ سے گِر پڑی اور سرکارِ عالی وقار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے تلوار ہاتھ مبارک میں لے کر فرمایا: اب تجھے میرے ہاتھ سے کون بچانے والا ہے؟ غَورَث گِڑگِڑا کر کہنے لگا: آپ ہی میری جان بچایئے! رَحمتِ عالم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس کو چھوڑ دیا اور مُعاف فرمادیا۔ چنانچِہ غَورَث اپنی قَوم میں آکر کہنے لگا کہ اے لوگو! میں ایسے شخص کے پاس سے آیا ہوں، جو دُنیا کے تمام انسانوں میں سب سے بہتر ہے۔ (الشّفا: ۱/ ۱۰۷، از غیبت کی تباہ کاریاں، ص: ۴۸۱)

سو بار ترا دیکھ کر عفو اور ترحُّم
ہر باغی و سرکش کا سر آخر کو جُھکا ہے

2. حضرتِ سیِّدُنا انس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا بیان ہے کہ میں نبیِّ کریم، رءُوفٌ رَّحیم عَلَیْہِ اَفْضَلُ الصَّلٰوۃِ وَالتَّسْلِیْم کے ہمراہ چل رہا تھا اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ایک نَجرانی چادر اَوڑھے ہوئے تھے، جس کے کَنارے موٹے اور کُھردَرے تھے، ایک دَم ایک بَدوی (دیہاتی) نے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی چادر مُبارَک کو پکڑ کر جھٹکے سے کھینچا کہ سُلطانِ دوجہاں، شاہِ کون و مکاں صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مُبارَک گردن پر چادر کی کَنار سے خَراش آگئی، وہ کہنے لگا: اللہ عَزَّوَجَلَّ کا جو مال آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پاس ہے، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم حکم دیجئے کہ اُس میں سے مجھے کچھ مل جائے۔ رحمتِ عالَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اُس کی طرف مُتوجِّہ ہوئے اور مسکرادیئے، پھر اُسے کچھ مال عطا فرمانے کا حکم دیا۔ (صحیح بُخاری، ج: ۲، ص: ۳۵۹، حدیث: ۳۱۴۹، از غیبت کی تباہ کاریاں: ۴۷۸)

3. رسولِ اکرم، نُورِ مُجسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر لَبِید بن اَعصَم نے جادُو کیا تو رحمتِ عالَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُس کا بدلہ نہیں لیا۔ نیز اس غیر مُسْلِمہ کو بھی مُعاف فرمادیا، جس نے آپ

صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو زہر دیا تھا۔ (اَلْمَواہِبُ اللَّدُنِّیَۃ لِلْقَسْطَلانِی، ج:۲، ص:۹۱، از غیبت کی تباہ کاریاں، ص:۴۸۳)

4. غزوۂ اُحُد میں مدینے کے سُلطان، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے مُبارَک دَندان کا کچھ کنارہ شہید اور چہرۂ اَنور کو زخمی کر دیا گیا، مگر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ان لوگوں کے لئے اس کے سِوا کچھ بھی نہ فرمایا کہ **اَللّٰھُمَّ اھْدِ قَوْمِیْ فَاِنَّھُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ** یعنی اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میری قوم کو ہِدایت دے، کیونکہ یہ لوگ مجھے جانتے نہیں۔ (الشّفا: ۱/ ۱۰۵ ملتقطا، از غیبت کی تباہ کاریاں: ۴۸۲، بتغیر)

مجھ پہ چشمِ شِفا کیجئے		دُور بارِ گنہ کیجئے
قلب پتھر سے بھی سخت ہے		اس کو نرمی عطا کیجئے
صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!		**صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد**

آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ظُلم کا بدلہ نہ لیتے:

ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہر ایک سے شَفقت و مَحبَّت سے پیش آتے، کبھی اپنی ذات کیلئے غُصّہ نہ فرماتے، مگر جب شَرعی حُدُود کو توڑا جاتا اوراَحکامِ خُداوندی سے منہ موڑا جاتا تو پیشانیِ اقدس پر جلال کے آثار نُمایاں ہو جاتے۔ چنانچہ

اُمُّ الْمُؤمِنِین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ طَیِّبہ طاہِرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں: میں نے کبھی بھی رسولِ اَکرم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو اپنی ذات پر کئے گئے ظُلم کا بدلہ لیتے ہوئے نہیں دیکھا، جب تک **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی مُقرر کردہ حُدُود کو نہ توڑا جائے اور جب **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی مقرر کردہ حُدُود میں سے کسی حَد کو توڑا جاتا تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ شَدید غضبناک ہو جاتے۔ (الشمائل المحمدیۃ للترمذی، باب ماجاء فی خلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، ص۱۹۸، حدیث: ۳۳۲)

اُمُّ الْمُؤمِنِین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا فرماتی ہیں: قُریش کے خاندان بنی

مَخزُوم کی ایک عورت نے چوری کی تو قُریش سوچ و بچار کرنے لگے کہ سَر وَرِ عالم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے اس کی سِفارِش کون کرے؟ بالآخر حضرت سیِّدُنا اُسامہ بن زید رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا انتخاب ہوا کہ یہ حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے محبوب ہیں، یہ بات کرسکتے ہیں۔ حضرت اُسامہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے جب آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے اس عورت کی سِفارِش کی تو سَر وَرِ عالم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: کیا تم اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حُدُود میں سِفارِش کرتے ہو؟ پھر کھڑے ہوئے اور خُطبہ دیا: اے لوگو! تم سے پچھلے لوگ اِسی لیے ہلاک ہوئے کہ اُن میں صاحبِ مَنصب چوری کرتا تو اسے چھوڑ دیا جاتا اور اگر غریب چوری کرتا تو اس پر حَد قائم کی جاتی، خُدا کی قَسم! اگر فاطِمہ بنتِ محمد بھی چوری کرتی، تو میں اس کا (بھی) ہاتھ کاٹ دیتا۔ (مسلم، کتاب الحدود، باب قطع السارق الشریف وغیرہ،، رقم الحدیث ۱۶۸۸، ص ۹۲۷)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ ہمارے پیارے آقا، بے حد شفیق و مہربان ہیں، اپنے دشمنوں کے ظُلم و سِتَم پر بھی عَفْو و درگُزر سے کام لیتے، مگر جب آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے سامنے شَرِیْعت کی خِلاف ورزی کی جاتی تو چہرۂ انور پُر جَلال ہو جاتا۔ حُضُورِ پاک، صاحِبِ لَولاک، سَیّاحِ اَفلاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عِبرت نِشان ہے: تم میں سے کوئی جب کسی بُرائی کو دیکھے تو اُسے چاہیے کہ بُرائی کو اپنے ہاتھ سے بدل دے اور جو اپنے ہاتھ سے بدلنے کی اِستطاعت (یعنی قوت) نہ رکھے، اُسے چاہیے کہ اپنی زَبان سے بدل دے اور جو اپنی زَبان سے بھی بدلنے کی اِستطاعت نہ رکھے، اُسے چاہیے کہ اپنے دل میں بُرا جانے اور یہ کمزور ترین ایمان کی عَلامت ہے۔ (صحیح مُسلِم، ص ۴۴ حدیث ۴۹)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اپنے ضَمیر سے سُوال کیجئے کہ کسی کو گناہ کرتا دیکھ کر کیا ہم نے دل میں بُرا جانا؟ صد کروڑ افسوس! بچّوں کی امّی کھانا پکانے میں تاخیر کر دے، کھانے میں نمک تیز ہو جائے، بچے اسکول کی چُھٹّی کرلیں تو ضَرور ناگوار گزرے، لیکن گھر والوں کی روزانہ پانچوں نمازیں قضا ہو رہی ہوں تو ماتھے پر بَل تک نہ آئے، انہیں سمجھانے کی کوشِش تک نہ کی جائے، آپ خود سوچئے!

کوئی میوزک بجا رہا ہے، بے شک روکنے پر قُدرت نہیں، مگر کیا یہ آپ کے دل میں کھٹک رہا ہے؟ کیا آپ اِسے بُرا محسُوس کر رہے ہیں؟ جی نہیں، اِس لئے کہ خود اپنے موبائل میں بھی تو" مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ میوزیکل ٹیون" مَوْجود ہے! دو اَفْراد گلی میں گالَم گلوچ کر رہے ہیں، بُرا لگا؟ جی نہیں، کیوں؟ اِس لئے کہ کبھی کبھی اپنے مُنہ سے بھی مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ گالی نکل ہی جاتی ہے۔ فُلاں نے جھوٹ بولا، آپ کو ناگوار گزرا؟ جی ہاں، کیوں؟ اس لئے کہ میرا ذاتی نقصان ہوا، باقی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا کیلئے بُرا کہاں لگے گا کہ لوگ خُود اپنی زَبان سے بھی مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ جھوٹ بولتے رہتے ہیں۔ یہ مثالیں صِرف چوٹ کرنے کیلئے ہیں، ورنہ بَہُت ساروں کی حالت یہ ہے کہ اپنے فون میں میوزیکل ٹیون نہیں۔ گالی اور جھوٹ کی عادت نہیں، پھر بھی "دل میں بُرا جاننے" کا ذہن نہیں۔ اگر رِضائے الٰہی عَزَّوَجَلَّ کیلئے حقیقی معنوں میں بُرائی کو دل میں بُرا جاننے کی سوچ بن جائے، کُڑھنے کی عادت ہو جائے، تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ مُعاشَرے میں اِصلاح کا دَور دَورہ ہو جائے گا۔ جب ہم بُرائیوں کو دل سے بُرا سمجھنے میں خود پکّے ہو جائیں گے، تو دوسروں کو سمجھانا بھی شُرُوع کر دیں گے اور اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہر طرف سنّتوں کی مدنی بہار آجائے گی اور" نیکی کی دعوت" کی دُھوم مچ جائے گی۔

سُنّتوں کی کروں خوب خدمت ہر کسی کو دُوں نیکی کی دعوت
نیک میں بھی بنوں التجا ہے یا خدا تجھ سے میری دُعا ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

نیکی کی دعوت اور مدنی چینل:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن وسُنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی، نیکی کی دعوت کو عام کرنے، لوگوں کو غفلت کی نیند سے بیدار کرنے، گناہوں اور گمراہیوں کے سیلاب سے بچانے، گھر گھر عشقِ رسول کی شمع جلانے، مرحبا یا مصطفٰی کی دُھومیں مچانے کیلئے 97 سے زائد شُعْبہ جات میں

مدنی کام کررہی ہے، اِنہی میں سے ایک اِنْتہائی اَہَم شُعْبہ مدنی چینل بھی ہے ❀...مَدَنی چینل نے تحفُّظِ عَقائدِ اسلام کا علمبر دار بن کر خوفِ خدااور عشقِ مُصْطفٰےکی شمع فروزاں رکھنے کا پیغام نہ صرف گھر گھر پہنچایا بلکہ اس کا سفر جاری ہے ❀...مَدَنی چینل بینَ الْاَقْوامی(International) سَطْح پر اِسلام کے پیغام کو مُؤثر اور دل نَشین اَنداز میں دُنیا کے گوشے گوشے تک پہنچانے کے لیے سرگرمِ عمل ہے، جہاں اس کے بغیر رَسائی قدرے مُشکل تھی ❀...مَدَنی چینل وہ واحد سوفیصدی اسلامی چینل ہے، جس پر عورتوں کو نہیں دِکھایا جاتا، اس لحاظ سے اسے ایک آئیڈیل اِسْلامک چینل کہا جاسکتا ہے ❀...مَدَنی چینل بے حیائی اور فَحاشی وعُریانی کی فَضا میں بگڑی ہوئی اُمّتِ مُسلِمہ کی اِصْلاح کے لیے روشن آفتاب کا کردار اَدا کر رہا ہے ❀...مَدَنی چینل پر عَقائد وعبادات، اَخلاق، مُعاملات اور مُعاشرت سے مُتعلِّق مسائل کو اِنْتہائی اِحْتیاط اور ذِمّہ داری کے ساتھ پیش کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ آپ سے مدنی اِلتجا ہے کہ مدنی چینل خود بھی دیکھتے رہیے، دُوسروں کو بھی دیکھنے کی دعوت دیتے رہئے،اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ،تِلاوتِ قرآن اور نعتِ رسول کی میٹھی میٹھی آوازیں سُننے، فرض علوم پر مشتمل کثیر علمِ دِین کا لازوال خزانہ پانے، کئی جسمانی وروحانی بیماریوں، پریشانیوں کا گھر بیٹھے علاج پانے، ہزاروں سُنَّتیں سیکھنے اور ان پر عمل کرنے کا جَذبہ پانے کے ساتھ ساتھ فلمیں، ڈرامے، گانے باجے، بے پردگی وغیرہ گُناہوں سے بچنے، نیکیاں کرنے اور عشقِ رسول میں گُم رہنے کا ذِہْن بھی بنے گا۔

مدنی چینل کے سبب نیکی کی دعوت عام ہو عام دُنیا بھر میں یاربّ دِین کا پیغام ہو

نرمی اپنائیں، فائدہ اٹھائیں!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر ہم کسی کو گناہ میں مُبْتَلا دیکھیں تو مُسلمان کے ساتھ خَیْر خواہی اور اس کی آخِرت کی بھلائی کی خاطر شَرِیْعت کی خِلاف ورزی کرنے پر اس کی اِصلاح کریں،

اگر سمجھانے سے فتنے کا اندیشہ ہو تو دل میں بُرا ضرور جاننا چاہئے۔ جبکہ ذاتی مُعاملات میں خلافِ مِزاج باتوں پر صَبْر و تحمل اور عَفْو و دَرگُزر سے ہی کام لینا چاہیے، کوئی کتنا ہی غُصّہ دِلائے، ہمیں اپنی زَبان اور ہاتھوں کو قابُو میں رکھتے ہوئے، رِضائے الٰہی کی خاطِر مُعاف کر دینا چاہیے۔ کیونکہ جب زَبان بے قابو ہو جاتی ہے، تو بعض اَوْقات بنے بنائے کام بھی بِگاڑ دیتی ہے، اسی لئے کسی نے سچ کہا کہ

ہے فَلاح و کامرانی نَرمی و آسانی میں
ہر بنا کام بگڑ جاتا ہے نادانی میں

یاد رکھئے! اگر ہم کسی کی غَلَطی پر رِضائے اِلٰہی اور اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ اس سے اِنْتِقام لینا چھوڑ دیں، تو ہمارا مُعاشَرہ اَمْن و سُکون کا گہوارا بن سکتا ہے اور فتنے فَساد کے ناپاک جَراثیم خُود بخُود دَم توڑ جائیں گے۔ بردباری و نرم دلی، اللہ عَزَّوَجَلَّ کو پسند ہے، یقیناً جسے یہ عظیم دولت مل گئی، وہ بڑا بختاور (خوش نصیب) ہے، نرمی ہی اِنْسان کی زِینت ہے، ہر وَقْت بد مزاجی سے پیش آنا، یہ تہذیب کے بھی خلاف ہے، بااَخلاق اور نرم خُو شَخْص سب کو پیارا لگتا ہے، جبکہ تُند مِزاج اور سَخْت دل شَخْص سے لوگ دُور بھاگتے ہیں۔

آیئے نرمی اپنانے کے لیے 4 فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سنتے ہیں:

1. **اِنَّ اللهَ رَفِيقٌ يُحِبُّ الرِّفْقَ** یعنی بیشک اللہ عَزَّوَجَلَّ رفیق ہے اور نرمی کو پسند فرماتا ہے، **وَيُعْطِي عَلَى الرِّفْقِ مَا لَا يُعْطِي عَلَى الْعُنْفِ**، اور نرمی پر وہ کچھ عطا فرماتا ہے، جو سختی پر عطا نہیں فرماتا، **وَمَا لَا يُعْطِي عَلَى مَا سِوَاهُ** اور نرمی پر وہ کچھ عطا فرماتا ہے، جو نرمی کے علاوہ کسی شے پر عطا نہیں فرماتا۔" (صحیح مسلم، کتاب البر والصلۃ، باب فضل الرفق، الحدیث:۲۵۹۳، ص۱۳۹۸)

2. **اِنَّ الرِّفْقَ لَا يَكُونُ فِي شَيْءٍ اِلَّا زَانَهُ** یعنی جس چیز میں نرمی ہوتی ہے، اسے زینت بخشتی ہے **وَلَا يُنْزَعُ مِنْ شَيْءٍ اِلَّا شَانَهُ** اور جس چیز سے نرمی نکل جاتی ہے، اُسے عیب دار کر دیتی ہے۔" (صحیح

مسلم، کتاب البر والصلۃ، باب فضل الرفق، الحدیث:۲۵۹۴، ص۱۳۹۸)

3. " مَنْ یُحْرَمُ الرِّفْقَ یُحْرَمُ الْخَیْرَ یعنی جو نرمی سے محروم رہا، وہ ہر بھلائی سے محروم رہا۔"(صحیح مسلم، کتاب البر والصلۃ، باب فضل الرفق، الحدیث:۲۵۹۲، ص۱۳۹۸)

4. " مَنْ اُعْطِیَ حَظَّهُ مِنَ الرِّفْقِ یعنی جسے نرمی میں سے حصہ دیا گیا فَقَدْ اُعْطِیَ حَظَّهُ مِنْ خَیْرِ الدُّنْیَا وَالْآخِرَةِ اسے دنیاوآخرت کی اچھائیوں میں سے حصہ دیا گیا۔(مسند احمد، رقم ۲۵۳۱۴، ج۹، ص۵۰۴)

بنوں خُوش اَخلاق ایسا سرور　　بنا دو صبر و رِضا کا پیکر

نبیِّ رحمت شفیعِ اُمَّت　　رہے سدا نرم ہی طبیعت

(وسائلِ بخشش، ص۲۰۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بعض ایسے بھی نادان ہوتے ہیں، جو غصے کو بہادری، مردانگی، عزّتِ نفس اور بُلند ہمّتی قرار دیتے ہیں، ایسی سوچ رکھنے والوں کو نبیِ کریم، روفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی حلم اور نرمی والی سُنَّت پر عمل کرنا چاہیے، کہ نرمی کے بے شُمار فوائد ہیں۔

سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی انفرادی کوشش!

مَروِی ہے کہ ایک نَوجَوان، رَسُولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی بارگاہ میں حاضِر ہوا اور عَرض کرنے لگا: یارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! مجھے بدکاری کی اِجازت دیجئے۔ یہ سنتے ہی تمام صَحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان جلال میں آ گئے اور اسے مارنا چاہا۔ رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اِرْشاد فرمایا: اسے نہ مارو۔ پھر اُسے اپنے پاس بُلا کر بٹھایا اور نہایت نَرمی اور شَفقت کے ساتھ سُوال کیا: اے نَوجَوان! کیا تجھے

پسند ہے کہ کوئی تیری ماں سے ایسا فعل کرے؟ اُس نے عَرض کی: میں اس کو کیسے رَوار کھ سکتا ہوں؟ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اِرْشاد فرمایا: تو پھر دوسرے لوگ تیرے بارے میں اِسے کیسے رَوار کھ سکتے ہیں؟ پھر آپ نے دریافت فرمایا: تیری بیٹی سے اگر اِس طرح کیا جائے تو تُو اسے پَسند کرے گا؟ عَرض کی: نہیں۔ اِرْشاد فرمایا: اگر تیری بہن سے کوئی ایسی ناشائستہ حرکت کرے تو؟ اور اگر تیری خالہ سے کرے تو؟ اسی طرح آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ایک ایک رِشْتے کے بارے میں سُوال فرمایا اور وہ یہی کہتا رہا کہ مجھے پسند نہیں اور لوگ بھی رضامند نہیں۔ تب رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اس کے سینے پر ہاتھ رکھ کر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں عَرض کی: یا الٰہی عَزَّوَجَلَّ! اس کے دِل کو پاک کر دے، اس کی شَرْم گاہ کو بچالے اور اِس کا گناہ بخش دے۔ اس کے بعد وہ نَوجوان تمام عُمْر بدکاری سے بیزار رہا۔

(مُسند امام احمد، ج۸، ص ۲۸۵، رقم: ملخصا ۲۲۲۷۴)

اِجابت نے جُھک کر گلے سے لگایا
بڑھی ناز سے جب دُعائے مُحَمَّد

اِجابت کا سہرا عنایت کا جوڑا
دُلہن بن کے نِکلی دُعائے مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے کتنی مَحبَّت وشَفقت کے ساتھ انفِرادی کوشِش فرمائی اور برائی سے روکنے کیلئے کیسے پیارے انداز میں اس نَوجوان کی اِصلاح فرمائی۔ لہٰذا نیکی کی دعوت دینے والے کو حکمتِ عملی اِخْتیار کرتے ہوئے تحمل مِزاجی کا مُظاہَرہ کرنا چاہیے کیونکہ "نَرمی" سے جو کام ہوتا ہے وہ "گرمی" سے نہیں ہوا کرتا اور مُبلِّغ کو تو "موم" سے زِیادہ نَرْم اور بَرْف سے زیادہ ٹھنڈا رہنا چاہئے، ڈانٹ ڈَپٹ اور جھاڑ جھپٹ کرنے سے کسی کی اِصلاح مُشکِل سے ہوتی ہے۔ اے کاش! ہمیں بھی یہ تَوفِیْق نَصِیْب ہو جائے کہ جب کسی کو گناہوں

میں مُبتَلا پائیں، نمازوں میں کوتاہی کرتا دیکھیں، جھوٹ، غیبت و چغلی، مُسلمان کی دل آزاری وغیرہ گناہوں میں مُلَوَّث دیکھیں تو پیٹھ پیچھے اُس پر بے جا تنقید کرنے اور اُس کی بُرائی کرکے خُود غیبت کی گہری کھائی میں چھلانگ لگانے کے بجائے، اُس کو گناہوں کے دَلدَل سے نکالنے کی سَعی کریں، نِہایت نَرمی اور پیار سے اُس کو سمجھانے اور ثوابِ آخرت کے خَزانے سمیٹنے والے بنیں۔ ہم خُلوصِ نیّت کے ساتھ کسی کو سمجھائیں گے تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اِس کا فائدہ ضَرور ہو گا۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اپنے اندر حِلْم کا مادہ پیدا کرنے اور غُصّہ کرنے کی عادتِ بد سے چھٹکارا پانے کیلئے چند طریقے اور عِلاج سَماعَت کیجئے اور ان پر عمل کی کوشش بھی کیجئے۔

(1) سب سے پہلے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں سچّے دِل سے گِڑگِڑا کر دُعا کیجئے! کیونکہ توفیقِ خُداوندی کے بِغیر انسان کسی بھی گُناہ سے بچنے کی طاقت نہیں رکھتا۔

(2) حِلْم کی عادت اپنانے کیلئے اس کے فَضائل پر مشتمل رِوایات پڑھئے اور بُزُرگانِ دِین رَحِمَهُمُ اللهُ الْمُبِین کے واقِعات کا مُطالَعہ کیجئے۔

(3) اپنے نَفْس کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے عَذاب سے ڈرایئے کہ مجھے جس طرح اس شَخْص پر قُدرَت حاصِل ہے اس سے بڑھ کر اللہ عَزَّوَجَلَّ کو مجھ پر قُدرَت ہے۔ اگر میں نے اس پر اپنا غُصّہ نکال دیا تو میں قِیامت کے دن اللہ عَزَّوَجَلَّ کے غَضَب سے نہیں بچ سکوں گا۔

(4) اِسی طرح غصے کے سبب ہونے والے طِبّی نُقصانات پر غَور کیجئے، مثلاً اس طرح صِحّت پر بُرا اثر پڑتا ہے۔

(5) کثرت سے تَوبہ واِستِغْفار کیجئے کہ اس کی بَرَکت سے بھی اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس عادت سے جان چھوٹے گی اور نفرت پیدا ہو گی۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر ہم حِلْم وبُردباری کے ان طریقوں کو اِختیار کرنا، غصے پر قابو پانا، شَفقت ونَرْمی اپنانا اور حُسنِ اَخلاق کا پیکر بننا چاہتے ہیں تو دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو جائیے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی برکت سے دِین ودنیا کی بے شُمار برکتیں حاصل ہوں گی۔

عمل کا ہو جذبہ عطا یا اِلٰہی
گناہوں سے مجھ کو بچا یا اِلٰہی
ہو اَخلاق اچھا ہو کِردار سُتھرا
مجھے مُتّقی تُو بنا یا اِلٰہی

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیان کا خلاصہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج کے بیان میں ہم نے نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے صَبْر وتحمل اور بُردباری کے مُتَعلِّق پیارے پیارے واقعات سننے کی سعادت حاصل کی۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو کوئی کتنی ہی تکلیف پہنچاتا، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کبھی بھی اپنی ذات کے لیے غصہ نہ فرماتے، یہاں تک کہ اپنے جانی دشمنوں کو بھی معاف فرمادیا کرتے تھے۔ لہٰذا ہمیں بھی چاہیے کہ اِینٹ کا جواب پتھر سے دینے کے بجائے، اپنے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے حِلم وبُردباری کا مُظاہرہ کریں اور کسی پر غُصّہ آجانے کی صُورت میں ضبط سے کام لیتے ہوئے اُسے مُعاف کر دیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں اپنے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پیروی کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

12مَدَنی کاموں میں سے روزانہ کا ایک مَدَنی کام ''مسجد درس''۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہم بھی پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سُنّتیں اپنانے کیلئے، دعوتِ اسلامی کے پیارے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو کر سُنّتوں کی خِدمت کے لیے دعوتِ اسلامی کے تحت ذیلی حلقے کے 12 مَدَنی کاموں میں خُوب بڑھ چڑھ کر حِصّہ لینے والے بن جائیں۔ ذیلی حلقے کے 12 مَدَنی کام، مُسلمانوں کو نیکی کی راہ پر گامزن کرنے اور گناہوں سے بچانے میں بہت مُعاوِن ہیں۔ ان 12 مَدَنی کاموں میں سے روزانہ کا ایک مَدَنی کام ''مسجِد دَرس'' بھی ہے، ہم سب بھی ''مسجِد دَرْس'' میں شِرکَت کو اپنا مَعمُول بنا لیں اور جہاں مسجِد دَرْس نہیں ہوتا، وہاں اِنفرادی کوشش کے ذریعے مسجد درس کی ترکیب کریں، اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کی بَرَکت سے بہت سے لوگوں کی اِصلاح کے ساتھ ساتھ اپنی اِصلاح کا بھی سامان ہو گا اور مسجِد دَرْس میں علمِ دین کی باتیں سیکھنے کا ثَواب بھی ملے گا۔

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: جو صُبْح مسجِد میں نیکی سیکھنے یا سکھانے کے لیے گیا، اس کے لیے مکمل حج کرنے والے کی طرح اَجْر ہے۔ (الترغیب والترھیب ج۱ ص۵۹) اور جو عِلْم کی تلاش میں نکلا وہ واپس لَوٹنے تک اللہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں ہے۔ (جامع الترمذی، ابواب العلم، باب فضل طلب العلم، الحدیث: ۲۶۴۷، ص۱۹۱۸)

ہمیں بھی چاہیے کہ مسجِد دَرْس میں شِرکَت کیا کریں اور دوسروں کو بھی شِرکَت کی دعوت پیش کریں، اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کی ڈھیروں بَرکتیں حاصِل ہوں گی۔ آیئے! مسجد درس میں شرکت کی ترغیب کیلئے ایک مَدَنی بہار سنتے ہیں۔

مَعلُومات کا خزانہ

مدینۃُ الاولیا (ملتان شریف) میں قِیام پذیر اسلامی بھائی اپنے سُدھرنے کا واقِعہ کچھ یوں بَیان کرتے ہیں کہ 1995ء میں میں F.S.C کا طالب علم تھا۔ مذہبی مَعلُومات نہ ہونے کی وجہ سے میری دوستی ایک بدمذہب سے ہوگئی، میں اس کے ساتھ ہی اٹھتا بیٹھتا اور کھاتا پیتا۔ کہتے ہیں کہ صُحبت اَثر رکھتی ہے، لہٰذا میں بھی اس کے فاسِد عقائِد کا شِکار ہونے لگا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کو درازیِ عُمر بالْخَیر عطا فرمائے کہ جنہوں نے دعوتِ اسلامی کی بنیاد رکھ کر امّتِ مُسلِمہ پر اِحسانِ عَظیم فرمایا اور بے شُمار لوگوں کو بدمذہبوں سے مَحفُوظ فرمایا، یقیناً اگر دعوتِ اسلامی کا مَدَنی ماحول نہ ہوتا تو اس بَدمذہَب کی دوستی آج مجھے گمراہی میں مبتلا کر دیتی۔ مجھ پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کا کرم ہوگیا کہ اس دوست نما دشمن سے میری جان چھوٹ گئی، سبب کچھ یُوں بنا کہ ہماری مسجِد میں فَیضانِ سنّت کا دَرْس شُروع ہوگیا، تو ایک دن میرے والد صاحِب نے فرمایا: تم بھی دَرْس میں شِرکت کِیا کرو کہ دَرْس میں بیٹھنے کی بَرَکت سے نہ صرف مَعلُومات کا ڈھیروں خَزانہ حاصِل ہوتا ہے بلکہ علمِ دین کی مجلِس میں بیٹھنے کی عَظیم فضیلت پانے کی بھی سَعادت ملتی ہے۔ لہٰذا میں نے دَرْس میں باقاعدگی سے بیٹھنا شُروع کر دیا۔ واقعی دَرْس میں بیٹھنے کی بَرَکت سے علمِ دین کے انمول موتیوں سے دامن بھرنے کا سنہری موقع ملا اور ساتھ ہی میرے دل و دماغ کو ایسا سکون نصیب ہوا کہ میرے پاس بَیان کرنے کے لئے الفاظ نہیں۔ دَرْسِ فیضانِ سنّت کی بَرَکت سے میں دعوتِ اسلامی کے تحت ہونے والے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اِجتِماع میں شریک ہوگیا۔ میرے لئے یہ ایک نیا ماحول تھا، ہر طرف علم و عمل کے پھولوں سے مہکی مہکی فضاؤں نے مجھے بہت متأثر کیا۔ پُرسوز بیان اور رِقّت انگیز دُعا نے تو میرے دل کی دنیا ہی زیروزبر کر دی، میں نے اپنے تمام گناہوں سے پکی تَوبہ کی اور دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہوگیا، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ سے بَیعت کی بھی سَعادت حاصِل کر چُکا ہوں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنَّت کی فضیلت اور چند سُنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رِسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، مُصطفٰے جانِ رَحمت، شمعِ بزمِ ہدایت، نَوشہِ بزمِ جنّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جنّت نِشان ہے: جس نے میری سُنَّت سے مَحبّت کی اُس نے مجھ سے مَحبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔

(مِشْکاۃُ الْمَصابِیح، ج ۱ ص ۵۵ حدیث ۱۷۵ دارالکتب العلمیۃ بیروت)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے! شیخِ طریقت، اَمیرِ اہلسُنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے ''**101 مَدَنی پُھول**'' سے چھینک سے مُتَعلّق چند مَدَنی پُھول سُنتے ہیں:

مَدَنی پھول:

دو فرامینِ مُصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وَسَلَّمَ:

(1) اللہ عَزَّوَجَلَّ کو چھینک پسند ہے اور جَماہی ناپسند۔ (بُخارِی ج ۴ ص ۱۶۳ حدیث ۶۲۲۶) **(2)** جب کسی کو چھینک آئے اور وہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہے تو فِرِشتے کہتے ہیں: رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ اور اگر وہ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ کہتا ہے تو فِرِشتے کہتے ہیں: اللہ عَزَّوَجَلَّ تجھ پر رَحم فرمائے۔ (اَلْمُعْجَمُ الْکَبِیر ج ۱۱ ص ۳۵۸ حدیث ۱۲۲۸۴) **(3)** چھینک کے وَقت سر جُھکایئے، مُنہ چُھپایئے اور آواز آہِستہ نکالئے، چھینک کی آواز بُلند کرنا حَماقت ہے۔ (رَدُّالْمُحتار ج ۹ ص ۶۸۴) **(4)** چھینک آنے پر اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہنا چاہیے (خزائنُ العرفان صَفْحَہ 3 پر طحطاوی کے حوالے سے چھینک آنے پر حمدِ الٰہی کو سُنّتِ مُؤَکَّدہ لکھا ہے) بہتر یہ ہے کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْن یا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَال کہے **(5)** سُننے والے پر واجِب ہے کہ فوراً یَرْحَمُكَ الله "(یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ تجھ پر رَحم فرمائے) کہے۔ اور اتنی آواز سے کہے کہ چھینکنے والا خُود سُن لے۔ (بہارِ شریعت حصّہ ۱۶ ص ۱۱۹) **(6)** جواب سُن کر چھینکنے والا کہے: "یَغْفِرُ اللهُ لَنَا وَلَكُمْ "(یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ ہماری اور تُمہاری مغفِرت فرمائے) یا یہ کہے: "یَهْدِیْكُمُ اللهُ وَیُصْلِحُ

بَالَکُمْ "(یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہیں ہِدایت دے اور تُمہارا حال دُرُست کرے)۔(عالمگیری ج۵ ص۳۲۶) **(7)** جو کوئی چھینک آنے پر اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَال کہے اور اپنی زَبان سارے دانتوں پر پھیر لیا کرے تواِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ دانتوں کی بیماریوں سے محفوظ رہے گا۔(مراٰۃُ المناجیح ج۶ ص۳۹۶) **(8)** حضرتِ مولائے کائنات، علیُّ المُرتَضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم فرماتے ہیں: جو کوئی چھینک آنے پر اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَال کہے تو وہ داڑھ اور کان کے دَرْد میں کبھی مُبتَلا نہیں ہو گا۔(مِرْقَاۃُ الْمَفَاتِیْح ج۸ ص۴۹۹ تحتَ الحدیث ۴۷۳۹) **(9)** جواب اس صُورت میں واجِب ہو گا جب چھینکنے والا اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہے اور حَمد نہ کرے تو جواب نہیں۔(بہارِ شریعت حصّہ ۱۶ ص۱۲۰) **(10)** کئی اسلامی بھائی مَوْجُود ہوں تو بَعْض حاضِرین نے جواب دے دیا تو سب کی طرف سے جَواب ہو گا مگر بہتر یہی ہے کہ سارے جواب دیں۔(رَدُّالْمُحتار ج۹ ص۶۸۴) **(11)** نَماز میں چھینک آئے تو سُکوت کرے (یعنی خاموش رہے) اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہہ لیا تو بھی نَماز میں حَرَج نہیں اور اگر اس وَقْت حمد نہ کی تو فارِغ ہو کر کہے۔(عالمگیری ج۱ ص۹۸) **(12)** آپ نَماز پڑھ رہے ہیں اور کسی کو چھینک آئی اور آپ نے جَواب کی نِیَّت سے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہہ لیا تو آپ کی نماز ٹوٹ جائے گی۔(عالمگیری ج۱ ص۹۸)

طرح طرح کی ہزاروں سُنَّتیں سیکھنے کیلئے مکتبۃُ المدینہ کی مَطْبُوعہ دو کُتُب "بہارِ شریعت" حِصّہ 16 (312 صَفحات) نیز 120 صَفحات کی کتاب "سُنّتیں اور آداب" ھدِیَّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔ سُنَّتوں کی تربِیّت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سُنَّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

ترے حبیب کی سُنَّت کی دُھوم مچ جائے
گلی گلی میں پھرے مدنی قافلہ یارَبّ

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار اجتماع میں پڑھے جانے والے 6 دُرودِ پاک اور 2 دُعائیں

﴾1﴿ شبِ جُمعہ کا دُرُود

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ ﹰالنَّبِيِّ الْاُمِّيِّ الْحَبِيْبِ الْعَالِي الْقَدْرِ الْعَظِيْمِ الْجَاهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

بُزرگوں نے فرمایا کہ جو شَخْص ہر شبِ جُمعہ (جُمعہ اور جُمعرات کی دَرمِیانی رات) اِس دُرُود شریف کو پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے گا مَوْت کے وَقْت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زِیارت کرے گا اور قَبْر میں داخل ہوتے وَقْت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اُسے قَبْر میں اپنے رَحْمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔[1]

﴾2﴿ تمام گُناہ مُعاف

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلِّمْ

حضرتِ سیِّدُنا اَنَس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو شَخْص یہ دُرُودِ پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اُس کے گُناہ مُعاف کر دیئے جائیں گے۔[2]

﴾3﴿ رَحْمت کے ستّر دروازے

---

1. ...افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ السادسة والخمسون، ص ۱۵۱ ملخصًا
2. ...افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الحادیة عشرة، ص ۶۵

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

جو یہ دُرُودِ پاک پڑھتا ہے اُس پر رَحمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ (3)

﴿4﴾ چھ لاکھ دُرُود شریف کا ثواب

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللّٰہِ صَلَاۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مُلْکِ اللّٰہِ

حضرت اَحْمد صاوِی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْھَادِی بَعْض بُزرگوں سے نَقْل کرتے ہیں: اِس دُرُود شریف کو ایک بار پڑھنے سے چھ لاکھ دُرُود شریف پڑھنے کا ثواب حاصِل ہوتا ہے۔ (4)

﴿5﴾ قُربِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ

ایک دن ایک شَخْص آیا تو حُضُورِ اَنْور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اُسے اپنے اور صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے درمِیان بِٹھا لیا۔ اِس سے صَحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُم کو تَعَجُّب ہوا کہ یہ کون ذِی مَرتبہ ہے! جب وہ چلا گیا تو سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: یہ جب مُجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے۔ (5)

﴿6﴾ دُرُودِ شَفاعت

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْہُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَکَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ

شافِعِ اُمَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ مُعَظَّم ہے: جو شَخْص یوں دُرُودِ پاک پڑھے، اُس کے لئے

3...القول البدیع، الباب الثانی، ص ۲۷۷

4...افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الثانیۃ والخمسون، ص ۱۴۹

5...القول البدیع، الباب الاول، ص ۱۲۵

میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔[6]

﴿1﴾ ایک ہزار دن کی نیکیاں

جَزَی اللّٰہُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا ھُوَ اَھْلُہٗ

حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا سے رِوایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اس کو پڑھنے والے کے لئے ستّر فِرِشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔[7]

﴿2﴾ گویا شبِ قدر حاصل کرلی

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ: جس نے اس دُعا کو 3 مرتبہ پڑھا تو گویا اُس نے شَبِ قَدْر حاصل کرلی۔[8]

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ، سُبْحٰنَ اللّٰہِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْم

(خُدائے حلیم و کریم کے سِوا کوئی عِبادت کے لائِق نہیں، اللہ عَزَّوَجَلَّ پاک ہے جو ساتوں آسمانوں اور عرشِ عظیم کا پَروردگار ہے۔)

6...الترغیب والترھیب،کتاب الذکر والدعاء، ۳۲۹/۲، حدیث: ۳۰

7...مجمع الزوائد،کتاب الادعیة،باب فی کیفیة الصلاة...الخ، ۲۵۴/۱۰، حدیث: ۱۷۳۰۵

8...تاریخ ابنِ عساکر، ۱۵۵/۱۹، حدیث: ۴۴۱۵